

متحدہ اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام جہاد کانفرنسیں

متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان نے شیخ جمیل الرحمان کی شہادت اور صوبہ کنہر میں کھلی جارحیت کی مذمت اور عالمی رائے عامہ کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنے کیلئے پورے ملک میں جہاد کانفرنسیں منعقد کرنے کا اہم فیصلہ کیا ہے۔

اس سلسلے میں پہلی کانفرنس ۸ نومبر بروز جمعہ المبارک موچی دروازہ لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں صوبہ پنجاب سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔ یہ کانفرنس تعداد اور نظم کے لحاظ سے مثالی تھی۔ جس میں مقررین نے واقعہ کنہر اور شیخ جمیل الرحمان رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اور ان کے محرکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مولانا معین الدین لکھوی ایم۔ این۔ اے نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا انہوں نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد برقرار رکھنے اور اپنے مسائل افہام و تقسیم سے حل کرنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ آج کل ہم جس پریشانی میں گرفتار ہیں۔ اس کا اصل سبب اقتدار کا نشہ اور مال دولت کی ہوش ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اہل حدیث ہمیشہ سے اتحاد کے داعی ہیں۔ اور اتحاد کو تمام مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں اسلامی حکومت فقہ حنفیہ پر قائم ہوگی۔

حکومت کے قیام میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ اس کانفرنس سے جناب میاں فضل حق صاحب جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کے علاوہ دیگر مقررین آئمہ و خطباء نے بھی خطاب کیا کانفرنس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئی۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فوری طور پر شیخ جمیل الرحمان کے قتل کے پس پردہ محرکات کو سامنے لائے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ اور کھڑے میں اسلامی امارت کی بحال کیلئے اقدامات کرے۔ اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی مہنگائی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری پر اظہار ناپسندیدگی بھی کیا گیا اور نفاذ اسلام کیلئے اپنے وعدے کو جلد پورا کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا یہ کانفرنس اپنے نتائج کے اعتبار سے بھی بے حد کامیاب رہی۔ اور امید ہے اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔

اسی طرح کی ایک بھرپور کانفرنس صوبہ سرحد کے صدر مقام پشاور میں منعقد ہوئی جس کی تفصیلات تمام قومی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ اب اسی طرح کی کانفرنس کراچی، اور کوئٹہ میں بھی منعقد ہوں گی۔ انشاء اللہ ہم اس عظیم الشان جہاد کانفرنس کی کامیابی پر قائدین متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔